رسولؐ کا مقام از روئے قرآن

جناب عبدالغفور

ہمارے خیال میں حدیث وسنت کے منکرین کی اصل غلطی یہ ہے کہ انہوں نے رسولؐ کے صحیح مقام اور اصل حیثیت کو سمجھا نہیں۔ اگر وہ مقامِ نبوتؐ کو سمجھنے اور نبی و رسول کی معرفت حاصل کرنے کے لئے صرف قرآن ہی میں تدبر کریں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ کے رسول کی حیثیت صرف ایک پیغامبر اور پیام رساں کی نہیں ہے بلکہ آپ مطاع، امام، ہادی، قاضی، حاکم اور حکم وغیرہ بھی ہیں اور قرآن ہی نے آپؐ کی ان حیثیتوں کو بیان کیا ہے۔

ا۔ رسول مطاع ہے اور اس کی اطاعت اہل ایمان پر فرض ہے قرآن پاک میں جا بجا اہل ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے: ''اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کے اطاعت کرو۔''

اس حکم میں ''اَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ'' کو ''اَطِیْعُوْا اللّٰہ'' سے الگ مستقبل جملہ کی شکل میں قرآن مجید میں جس طرح مختلف مقامات پر ذکر کیا گیا ہے، اس سے ہر وہ شخص جس کو عربی زبان کا کچھ بھی ذوق ہو یہی سمجھے گا کہ اللہ کی اطاعت کی طرح اہل ایمان پر رسول کی اطاعت بھی مستقلاً فرض ہے۔ یعنی اس کا مطلب صرف یہ نہیں کہ اللہ کی طرف سے جو کتاب رسول لائے ہیں اس کو مانا جائے۔ اور اس کے حکموں پر چلا جائے۔ کیونکہ صرف اتنی ہی بات کہنی ہوتی تو یہ تو ''اَطِیْعُوْ اللّٰہ'' میں بھی کہی جا چکی تھی۔ پھر امر اطاعت کے مستقل اعادہ کے ساتھ ''اَطِیْعُوْا الرَّسُوْل'' کے اضافہ کی کیا ضرورت تھی۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کی بعض دوسری آیات سے بھی بات اور زیادہ صاف اور واضح ہو جاتی ہے۔'' سورۂ نساء کے

پانچویں رکوع کے آخر میں اللہ و رسول کی اطاعت کا حکم دینے کے بعد ان منافقین کی مذمت بھی کی ہے جو اپنی غرض پرستی اور منافقت کی وجہ سے اللہ و رسول کی اطاعت میں کوتاہی کرتے تھے۔ اسی سلسلہ بیان میں ان کے متعلق فرمایا گیا ہے۔

ترجمہ "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس کتاب کی طرف جس کو اللہ نے نازل کیا ہے اور رسول کی طرف اے رسول تو دیکھے گا ان منافقوں کو اعراض اور روگردانی کرتے ہیں تیری طرف سے۔"

اسی آیت میں "مَا اَنْزَلَ اللّٰه" (یعنی کتاب اللہ) کی طرف بلانے کے ساتھ "رسول" ک طرف جس طرح بلانے کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اوپر کی آیتوں میں اطاعتِ رسول کا جو حکم دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف اللہ کی طرف سے اس پر نازل ہونے والے کتاب کی اطاعت کرو بلکہ رسولؐ کی اطاعت ایک الگ اور مستقل چیز ہے۔

اور اسی سورۃ کے اسی رکوع میں میں دو ہی آیتوں کے بعد اللہ کی طرف سے آنے والے ہر رسول کے متعلق فرمایا گیا ہے:

ترجمہ "اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس واسطے کہ اس کے حکم پر چلا جائے اللہ کے فرمان سے" (نساء : ع ٦)

۲۔ رسول من جانب اللہ ہادی اور امام ہوتے ہیں۔

ارشاد ہے:

"اور ہم نے بنایا ان کو امام و پیشوا وہ ہدایت و رہنمائی کرتے تھے ہمارے حکم سے۔" (انبیاء: ع۔۵)

۳۔ رسول اللہ ﷺ منجاب اللہ حاکم اور حکم بھی قرار دیئے گئے تھے۔ اور ہر اختلاف ونزاع میں آپؐ کو حکم بنانا اور آپ کا فیصلہ دل و جان سے ماننا ہر اہل ایمان پر فرض بلکہ شرط ایمان قرار دیا گیا تھا۔

ترجمہ "اے پیغمبرؐ قسم ہے تیرے پروردگار کی یہ لوگ مومن نہیں ہو

سکتے یہاں تک حَکَمْ حکم بنائیں تجھے اپنے نزاعی معاملات میں پھر جب تو اپنا فیصلہ دے تو، کوئی تنگی اور ناگواری نہ پائیں اپنے دلوں میں تیرے فیصلہ سے اور تسلیم کر لیں اس کو پوری طرح مان کر۔" (نساء: ع۔۹)

اسی طرح سورۂ احزاب کی آیت:

ترجمہ: "اور کسی ایمان والے مرد اور ایمان والی عورت کی یہ شان نہیں ہے کہ جب حکم دے دے اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا تو رہے ان کا کچھ اختیار اپنے معاملہ میں۔" (احزاب: ع ۵)

اور سورۂ نور کی آیت:

ترجمہ "ایمان والوں کو جب بلایا جائے اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف تا کہ وہ اپنا فیصلہ دے دیں ان کے درمیان تو اس کا جواب اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ وہ کہیں۔"

"وَاَطَعْنَا وَسَمِعْنَا" (یعنی ہم نے سن لیا اور مان لیا) (نور۔ع۔۷)

۴۔ کسی شخص کی کامیابی اور فلاح کے لئے جس طرح اللہ کی اطاعت ضروری ہے اسی طرح رسولؐ کی اطاعت بھی ضروری ہے اور جس طرح اللہ کی نافرمانی گمراہی اور بدبختی ہے اسی طرح رسولؐ کی نافرمانی بھی موجب ضلالت اور شقاوت ہے:

ترجمہ "جس نے اطاعت کی اللہ کی اور اس کے رسول کی اس نے بڑی مراد پائی۔" (احزاب۔ع۔۸)

ترجمہ "اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی وہ بڑی کھلی گمراہی میں جا پڑا۔" (احزاب۔ ع ۔۵)

نیز قرآن ہی میں بتایا گیا ہے کہ کفار دوزخ میں ڈالے جانے کے بعد جس طرح

خدا کی نافرمانی کرنے پر کف افسوس ملیں گے اور اپنا ماتم کریں گے اسی طرح رسول کی نافرمانی پر بھی افسوس کریں گے۔

ترجمہ ''جس دن اوندھے ڈالے جائیں گے ان کے منہ آگ میں کہیں گے کاش ہم نے کہا مانا ہوتا اللہ کا اور کہا مانا ہوتا رسول کا''

(احزاب ع۔۸)

دوسری جگہ فرمایا گیا ہے:

ترجمہ ''اس دن آرزو کریں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی اور رسول کی نافرمانی کی کہ برابر کر دیئے جائیں گے زمین کے (یعنی خاک ہو کر زمین کا جزو بن جائیں گے اور عذاب سے بچ نکلیں گے۔)'' (النساء ع ۔ ۶)

نیز مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ رسول کی نافرمانی کی کوئی بات بھی آپس میں مت کریں۔

ترجمہ ''اے ایمان والو! جب تم چپکے چپکے آپس میں باتیں کرو تو گناہ اور ظلم و زیادتی کی' اور رسول کی نافرمانی کی کوئی بات آپس میں نہ کرو'' (مجادلہ ع ۔۲)

۵۔ رسول اللہ ﷺ تمہیں جو دیں اسے قبول کرنا اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جانا واجب ہے۔

ترجمہ ''جو تم کو رسول دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔'' (حشر۔ ع۔۱)

اگر اس آیت کا تعلق صرف اموال سے بھی مانا جائے تب بھی ہمارے مدعا کے لئے مضر نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں اتنی بات آیت سے بھی ثابت ہو گئی کہ رسول اللہ ﷺ اپنی صوابدید سے جو تقسیم کریں وہ اہل ایمان کے لئے واجب التسلیم ہے اور کسی کو اس میں چون و چرا کی گنجائش نہیں۔

۶۔ ایک مومن کا اپنی جان پر جتنا حق ہے اس سے زیادہ حق اس کی جان پر نبی کا ہے۔

ترجمہ: ''نبی زیادہ حقدار ہے مومنوں کا ان کی جانوں سے''

(احزاب ۔ ع۔۱)

حضرت شاہ عبدالقادرؒ نے اس آیت پر جو دو سطریں لکھیں ہیں ان کے نقل کرنے کو بے اختیار جی چاہتا ہے۔

''نبی نائب ہے اللہ کا' اپنی جان و مال میں اللہ کا تصرف نہیں چاہتا۔ جتنا نبی کا' اپنی جان دہکتی آگ میں ڈالنی روا نہیں اور نبی حکم کرے تو فرض ہے۔''

۷۔ اللہ کے ساتھ اس کے رسول کو بھی راضی کرنا ضروری اور شرط ایمان ہے۔

ترجمہ: ''اور اللہ اور اس کے رسول کو راضی رکھنا ان کے لئے بہت ضروری ہے جو گروہ ایمان رکھتے ہیں۔'' (توبہ ع۔۸)

۸۔ اللہ کی طرح اس کے رسول کو بھی دنیا کی ساری چیزوں سے زیادہ محبوب رکھنا ضروری ہے۔ جو ایسا نہ کریں' وہ فاسقین اور اللہ کی ہدایت سے محروم رہنے والے ہیں۔

ترجمہ: ''اے پیغمبر کہو (مسلمان کو) اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہاری برادری اور تمہارا کمایا ہوا مال اور تمہاری تجارت جس کے بند ہو جانے سے تم ڈرتے ہو (اگر یہ ساری چیزیں) تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جدوجہد کرنے سے تو انتظار کرو یہاں تک کہ کرے اللہ فیصلہ اپنا اور یاد رکھو وہ ہدایت نہیں دیتا فاسق لوگوں کو۔''

(توبہ۔ ع ۔۳۰)

۹۔ اللہ کے رسولؐ جب کسی کام کے لئے دعوت دیں اور پکاریں تو اس پر لبیک کہنا ہر مومن پر فرض ہے۔

ترجمہ ''اے ایمان والو وہی حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول کا جب بلائے تم کو اس کام کی طرف جس میں تمہاری حیات ہو۔''

(انفال ۔ع ۔۳)

۱۰۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی کام کے لئے لوگوں کو بلائیں تو بلا اجازت اٹھ کر چلا جانا کسی مومن کے لئے جائز نہیں اور جو ایسا کریں گے ان کے لئے ''عذابِ الیم '' کا اندیشہ ہے۔

ترجمہ ''ایمان والے وہی ہیں جنہوں نے مانا ہے اللہ کو اور اس کے رسول کو اور جن کا طریقہ یہ ہے جب وہ کسی اجتماعی کام میں رسول کے ساتھ ہوتے ہیں تو نہیں جاتے تاوقتیکہ اس سے اجازت نہ لے لیں۔''

آگے اسی سلسلہ میں ان لوگوں کو بارے میں جو بلا اجازت چپکے سے سرک جاتے تھے فرمایا گیا ہے۔

ترجمہ ''پس ڈرنا چاہئے ان لوگوں کو جو خلاف چلتے ہیں اس کے حکم سے' اس بات سے کہ مبتلا ہوں وہ کسی سخت فتنہ میں یا پہنچے ان کو درد ناک عذاب۔'' (النور ۔ ع ۔ ۹)

رسولؐ کے مقام و منصب کا بیان ایک مستقل موضوع ہے اور اگر اس پر شرح و بسط سے لکھا جائے تو جس قدر لکھا چکا ہے اس سے بہت زیادہ لکھا جا سکتا ہے اور بلا مبالغہ سینکڑوں آیتیں اس سلسلہ میں لکھی جا سکتی ہیں لیکن یہاں انہی اشارات پر میں اکتفا کر کے کہنا چاہتا ہوں کہ جب قرآن مجید سے آپؐ کا مطاع امام و ہادی' آمر و ناہی' حاکم و حکم وغیرہ وغیرہ ہونا ثابت ہو گیا تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ دین کے سلسلہ میں آپؐ کا ہر امر و نہی' ہر حکم و فیصلہ اور ہر قول و عمل واجب التسلیم اور لازم القبول ہے۔